۱۸۶۸ء کا ایک بحری سفرِ حج

نواب سیّد صدیق حسن خانؒ 1832ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں اپنے بڑے بھائی کے پاس رہے۔ علماء سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی۔ پھر چند سال کانپور اور فرخ آباد میں پڑھتے رہے۔ آخر میں مفتی صدرالدین خان صاحب صدر الصدور دہلی کے پاس حاضر ہوکر تکمیلِ علم کی۔ حدیث میں وہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور ٹو کانی کے شاگرد ہیں۔

1868ء میں حج کیا۔ اس سفر کے مختصر حالات انہوں نے اتحاف النبلا اور ایضاح المحجہ میں لکھے ہیں۔ فرماتے ہیں:

بندہ شرمندہ 13 دسمبر 1868ء (27 شعبان 1285 ھجری) بعد نماز ظہر گھر سے بہ ارادہ فریضۂ حج باہر نکلا۔ 24 دسمبر (19 رمضان) کو نمازِ عصر سے پہلے بمبئی سے فتح سُلطان نامی جہاز میں سوار ہوا۔ جب جہاز کا لنگر اُٹھایا گیا تو ہوا اچھی چل رہی تھی۔ اس لئے جہاز نے قریب ساٹھ مرحلے ایک دن میں طئے کر لیے۔ پھر ہوا رُک گئی۔ تین دِن تک سر درد رہا اور قئے ہوتی رہی۔ چوتھے دِن کچھ طبیعت سنبھلی۔ اس جہاز میں تین سو آدمی سوار تھے۔ ہم وضو اور غسل سمندر کے کھارے پانی سے کرتے اور کھانا پینا میٹھے پانی سے، جو ہم نے جہاز میں ساتھ رکھ لئے تھے۔ یکم جنوری 1869ء کو باب سکندر (باب المذہب) سے گذر ہوا۔ 10 جنوری کو جہاز حدیدہ میں لنگر انداز ہوا۔ ابھی ہمارے حساب سے اٹھائیس ہی تاریخ تھی کہ وہاں رویتِ ہلال ٹھہر گئی۔ چار و نا چار بندرگاہ کے لوگوں کے ساتھ اتفاق کرنا پڑا۔ عیدگاہ میں قریب دو ہزار لوگوں کے ساتھ نمازِ عید پڑھی۔ بقیہ قضاء روزے رکھے۔ اور دس شوال کو واپس جہاز پر آنا ہوا۔

جہاز چھ دن اور بندرگاہ میں لنگر انداز رہا۔ اور سترہ شوال کو لنگر اُٹھا۔ جب جہاز چلا، راہ میں پھر ہوا بند ہوگئی۔ تین دن تک جہاز وہیں کھڑا رہا۔ جب ہوا چلی تو رات کو ابرو باراں بھی آیا۔ جس سے دن کو جہاز جتنا سفر طئے کرتا، رات کو ہوا کی سمت مخالف ہونے کی وجہ سے پھر پلٹ آتا۔ ایسا کئی دن ہوتا رہا۔ کچھ نہ پوچھو کیا حال ہوا۔ نہ پانی باقی رہا نہ کھانا۔ صرف ایک وقت آدھ پاؤ کھچڑی اور دو گھونٹ پانی بمشکل ملتے تھے۔ دَم گھٹ کر ناک میں آ گیا۔ حصن حصین کا ختم کیا۔ ہوا چلی اور جہاز روانہ ہوا۔ ایک اندھیری رات میں جہاز کسی پہاڑ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ وہ طوفانی رات شبِ ہجر سے بھی زیادہ سیاہ، سخت و دراز تھی۔ سنیچر کے دن جہاز میں ذی قعدہ کا چاند دِکھائی دیا۔ چار ذی قعدہ کو یلملم پہاڑی (میقات) کا سامنا ہوا۔ بعد نمازِ فجر نہا دھو کر عمرہ کا احرام باندھا۔ حج تمتع کی نیت کی۔ خدا خدا کر کے جہاز 21 فروری (9 ذی قعدہ) کو جدّہ بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا۔ جان میں جان آئی۔ حدیدہ سے جدہ کا سات دن کا بحری راستہ تقریباً ایک ماہ میں طئے ہوا۔ جدہ میں تین دن قیام رہا۔ ۱۴/ ذی قعدہ کو محصول جمرک (ٹیکس) دے کر آگے بڑھے۔ آدھی رات کو اپنے ایک ساتھی سیّد ابوبکر کے ساتھ باب السلام سے مسجد الحرام میں داخل ہوئے۔

خانہ کعبہ پر نگاہ پڑتے ہی ساری تکلیفِ راہ و مصائبِ سفر و متاعبِ بحر و بر بھول گئے۔ اعمالِ عمرہ ترتیب وار ادا کئے۔ بھیڑ نہ ہونے کی وجہ سے حجرِ اسود کا بوسہ ہر چکر میں بخوبی میسّر ہوا۔ سعی کے بعد شب حرم میں ہی بسر کی۔ صبح اوّل وقت میں مصلائے شافعی پر فجر کی نماز پڑھ کر منزل پر آنا ہوا۔ انتیس ذی قعدہ (13 مارچ) کو قاضی کے سامنے چاند دیکھنے کی شہادت گذری۔ مگر میں نے یا کسی مسافر نے چاند نہیں دیکھا۔

آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر منیٰ پیدل گئے، پھر وہاں سے عرفات تک سواری کے ذریعے گئے۔ عرفات میں قبلِ وقوف ساری حزف الاعظم پڑھی۔ بعد مغرب مزدلفہ کی طرف کوچ کیا۔ عرفات و منیٰ میں بہ اوقاتِ فرصت کتابت بھی کی۔ تیرہ ذی الحجہ کو منیٰ سے مکہ آنا ہوا۔ ۱۵/صفر ۱۲۸۶ھ (27 مئی 1869ء) کو قافلہ مدینہ کی طرف چلا۔ خلافِ عادت بیس دن میں پہنچا۔ ایک ہفتہ قیام ہوا۔ مسجد نبویؐ مع زیارت مرقد مطہر و دیگر مزاراتِ بقیع و شُہداءِ اُحد وغیرہ مساجد و جاہ و مسجد وغیرہ میسّر آیا۔ واپسی میں خاص مدینہ سے عمرہ کا احرام باندھا۔ بارہ دن میں قافلہ مکہ پہنچا۔ اس وقت بھی نصف شب تھی۔ مطاف و سعی کو خالی پایا اور اس کو غنیمتِ باردہ سمجھا۔ محلّہ ہندی میں قیام تھا۔ حرم میں آنے جانے کے لئے باب الزیارہ تھا۔

مکہ مدینہ میں کُل قیام تقریباً چار ماہ کا رہا۔ واپسی میں فیض الباری نامی جہاز ملا۔ اس میں نوسو آدمی سوار تھے۔ اس کا لنگر بھی حدیدہ میں تین دن رہا۔ اس بندرگاہ کا معبر نہایت بدتر ہے۔ وہاں سے چل کر عدن تک ایسی گرمی ہوئی کہ سارے بدن پر دانے ہوئے۔ عدن سے آگے بارش کا موسم ملا۔ قریب بمبئی طوفان نے جہاز کو تہ و بالا کرنا شروع کر دیا۔ طوفانی موجوں نے مسافروں کے اوسان خطا کر دیے۔ بائیس دن میں جدّہ سے بمبئی پہنچا۔ بارش کی وجہ سے بڑی مشکل سے جون کے دوسرے ہفتے میں بھوپال پہنچنا ہوا۔ ساری مدّت اس سفر کی سات ماہ ہے۔

یہ تھا اپنے زمانے کے ایک نواب کا حج کا سفر۔ پہلے زمانے میں نوابوں کو بھی حج کے سفر میں جو تکالیف ہوتی تھیں۔ اس نئے زمانے میں کیا اس کا ایک فیصد بھی کسی کو تکلیف ہوتی ہے؟ اس لئے اس مضمون کو کئی بار پڑھ کر ذہن نشین کر لیجئے۔ پھر آپ کے اپنے حج کے سفر میں اگر کوئی تکلیف ہوئی تو آپ شکایت کے بجائے اللہ کا شکر ادا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سفرِ حج آسان اور خیر و عافیت والا بنائے۔ اور آپ کو حج مبرور عطا کرے۔ آمین۔

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆